اداریہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

بعنوان: چراغِ طور جلاؤ...

رئیس التحریر مولانا سید نسیم علی شاہ الہاشمی

اللہ تعالیٰ نے ہمارے بزرگوں کی عظیم قربانیوں کے نتیجے میں پاکستان کا مطلب کیا؟ ''لا الہ الا اللہ'' کے نعرۂ جاں فزاء کے تحت اسلامی جمہوریہ پاکستان کی شکل میں وطن عزیز کا گراں قدر تحفہ مرحمت فرما کر ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ تحریک پاکستان کے آخری مراحل میں قیامِ پاکستان کے بعد ابتدائی عشرے میں یہ توقع کی جا رہی تھی کہ مملکتِ خداداد پاکستان اسلامی تہذیب وتمدن اور ثقافت کا منبع اور گہوارہ ثابت ہوگا۔ اور مسلمانوں کی قرونِ اولیٰ کی عظمتِ رفتہ کی بحالی اور گلشنِ اسلام کی آبیاری ہوگی۔ ایک ایسا پاکستان تشکیل دیا جائیگا جہاں اسلام اور اسلامی اصولوں اور طرزِ حیات کا بول بالا ہوگا۔ مگر شومئی قسمت ساٹھ سال گزرے مگر اسلامی رفاہی مملکت کے قیام کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا اور روشنی کے متلاشیوں کے آنکھوں کے سامنے ہر گزرتے دن کے ساتھ اندھیرا بڑھتا گیا۔ وطنِ عزیز کی تاریخ پر جب ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جاتی ہے تو ہمیں طرح طرح کے بحرانوں کا سامنا ہوتا ہے۔ حالیہ سالوں میں جب ایک ٹیلیفون کال پر اپنی پالیسی میں ''یو'' ٹرن لیا گیا۔ اِس اقدام سے وطنِ عزیز کی بنیادیں تک ہلنے لگی ہیں۔ غیروں کی مفادات کا جنگ سوھنی دھرتی پر لڑی جانے لگی۔ محبِ وطن دینی طبقات پر عرصۂ حیات تنگ کیا جانے لگا اور ان کو ملک دشمن ثابت کرنے اور ان کو دیس نکالا دیئے جانے کے لیے انتہاء درجے کی ظلم، بربریت اور سفاکی سے کام لیا جانے لگا۔ حالت بہ ایں جا رسید کہ مذہبی طبقے کی کی تلاشیاں، گرفتاریاں اور ان کے مراکز پر چھاپے روز کا معمول بن چکا ہے۔ اندھیرے کا راج بڑھنے لگا، روشنی معدوم ہوتی چلی گئی اور بقولِ شاعر'' چراغِ طور جلاؤ بڑا اندھیرا ہے '' والا سماں بندھ گیا ہے۔

22 رجنوری 2012ء کو ملک کی چوٹی کی درس گاہِ محبت امن و آشتی جامعہ المرکز الاسلامی کو بھی اِس امتحان سے گزرنا پڑا۔ سینکڑوں یتیم بچوں، طلبہ اور معذور سفید ریش اساتذہ کو تین گھنٹے تک بندوقوں اور سنگینوں کے زور پر بارش اور ٹھٹھرتی سردی میں کھلے آسمان تلے بٹھائے رکھا گیا۔ کمروں کے دروازوں اور تالوں کو توڑا گیا مگر کوئی مطلوب شخص یا غیر قانونی مواد برآمد نہ کیا جاسکا۔

اِس واقعے نے جنوبی اضلاع کے دینی طبقہ میں شدید غم وغصہ اور خفگان پیدا کیا۔ اگلے روز جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں اور دیگر اضلاع سے تعلق رکھنے والے جید علماء پر مشتمل وفد نے کمشنر بنوں ڈویژن سے اِس واقعہ پر شدید احتجاج کیا۔

مورخہ 30 رجنوری 2012ء بروز اتوار کو راقم کی طرف سے بحیثیت مسئول وفاق ضلع بھر کے تقریباً 160 مدارس کے

مہتمین کا اجلاس طلب کیا گیا تھا۔ جس کا ایجنڈہ آنیوالے وفاق امتحانات کے اصول وضوابط کے بارے میں مدارس کو اعتماد میں لیا جانا تھا۔ جب اجلاس شروع ہوا تو حسب توقع شرکاء اجلاس کی طرف سے مدارس دینیہ پر فوجی چھاپوں کا موضوع بڑی اہمیت کے ساتھ زیر بحث رہا۔ آخر میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ: ''بے شک وطن عزیز کی تحفظ کی خاطر پاک فوج کو ہر جگہ تلاشی کا حق حاصل ہے۔ لیکن تلاشی کی آڑ میں دینی مدارس ومراکز کی بے حرمتی قابل برداشت نہیں لہٰذا پاک فوج کے اعلیٰ حکام آئندہ کے لیے تقدس کے اصول کو ملحوظ رکھے اور ہمیں اعتماد میں لے''۔

اس پیغام کو پہنچانے کے لیے چیدہ چیدہ مہتمین پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس کمیٹی نے ڈی سی او کی موجودگی میں بریگیڈیئر بنوں ڈویژن سے ملاقات میں مدارس کی اہمیت کردار اور تقدس پر مفصل روشنی ڈالی۔ اور دینی مدارس کے تحفظات سے آگاہ کیا۔ بریگیڈیر صاحب نے غور سے ساری باتیں سُنیں، جواب میں بریگیڈیر صاحب نے بڑے مفاہمانہ انداز میں مدارس دینیہ کی اہمیت بیان کی کہ یہ اہل منبر ومحراب ہیں جہاں سے ہمیں اپنی مذہب کی رہنمائی ملتی ہے۔ اور ان مدارس میں ایسے طبقے کی پرورش وتربیت اور تعلیم دی جاتی ہے۔ خدانخواستہ اگر یہ مدارس نہ ہوتے تو ان کو تعلیم کی حصول ناممکن ہوتی۔ جناب بریگیڈیئر صاحب نے مزید فرمایا کہ مدارس مشرقی تہذیب وثقافت کی تحفظ کر رہی ہیں۔ ان کا کردار بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ ہمارے مدارس تعلیم وتربیت اور نوجوان ملت کی ذہنی آبیاری میں قوم کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔

اِس طرح اہلِ مدارس کی پاک فوج کے ایک اعلیٰ عہدیدار کے ساتھ ملاقات نہایت مفید اور اطمینان بخش رہی۔ باہم افہام وتفہیم کے ساتھ اعتماد بحال ہوا۔ اور پہلے سے موجود تناؤ کی کیفیت ایک خوشگوار باہمی اعتماد میں تبدیل ہوئی۔ ہم پاکستان بھر کے دیگر اہلِ مدارس کو بھی یہ مشورہ دیتے ہیں کہ محافظانِ وطن کے ساتھ پیدا شدہ اِس خلیج کو پاٹنے کے لیے بطورِ خود پہل کر لیں۔ موجودہ پریشانی ہم سب کی ہے اور ہم سب نے اس کو ختم کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہماری تجویز یہ ہے کہ اپنے اپنے علاقوں میں ذمہ دار اہلِ مدارس اپنی کمیٹیاں بنا کر اپنے علاقے کے اعلیٰ فوجی عہدیداروں کے ساتھ ملاقاتوں کا اہتمام کریں۔ اور اپنے مسائل کے حل میں جذبات سے نہیں بلکہ تدبّر سے کام لیتے ہوئے مسائل حل کریں۔ اِس طرح اس دوری کو قربت میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ پاک فوج اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ جس طرح دینی طبقہ کے تعلقات پہلے اچھے اور خوشگوار تھے۔ اب بھی یہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اِس طرح باہمی اتحاد ویکجہتی ہم سب کے مفاد میں ہے۔

......☆☆☆☆☆......